Alert Ummah,

there is a 90% chance that we will see the Jewish Dajjal in our lifetime Posted on 10/18/2007 12:50:49 AM PDT ALERT Ummah!!!there is 90% chance that we will see the Jewish Dajjal in our lifetime! See attached photo of the child for proof. Dear brethren and sisters, I draw your your attention to something very Important. We are living at the end of times. we are already experiencing the minor signs of judgement day that preceed the appearance of the Major signs. Once these minor signs finish--know that 95% of these signs have already come to pass-- we will be encountering the Major signs immediately. One of these first signs amongst the Major ones is appearance of the Jewish Anti Christ or the Masih ad-Dajjal. The affliction of this Jewish Messiah is so great that none from the times of Prophet Adam till the day of resurrection have or will create and spread that much affliction. His affliction will be so dangerous and so harmful that there is no Prophet of God who did not warn his ummah about the coming of this person. the Dajjal will be able to deceive the very elect, the very pious, the one who thinks he has faith in his/her heart. this generation is very very close to meet the Dajjal.

Why? Let’s See

خروج دجاّل

قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں سے خروج دجاّل سب سے پہلے ظاہر ہونے والی بڑی علامت اور نشانی ہے۔ اس کی تفصیل اور وضاحت ضروری ہے تاکہ اس بارے میں کسی کو کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے اور اس فتنہ عظیم کی آمد کے وقت کے بارے میں بھی علم ہو جائے۔

ا۔ ابن صیاّد = ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجاّل کے باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب اور ایک دانت باہر نکلا ہوا ہوگا۔ وہ بالکل نکما ہوگا۔ سوتے میں اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہونگی مگر اس کا دل ہوشیار رہیگا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا نقشہ بیان فرمایا کہ اس کا باپ لمبا، چھریرے جسم والا ہوگا۔ اس کی ناک چونچ کی طرح ہوگی۔ اس کی ماں کے دونوں پستان بڑے بڑے لٹکے ہوئے ہونگے۔ حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینہ میں ایک یہودی کے گھر اسی قسم کے ایک لڑکے کی پیدائش سنی تو میں اور زبیرؓ بن عوام اس کو دیکھنے کے لئے گئے۔ اس کے ماں باپ ٹھیک اسی صورت کے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک تو ہمارے کوئی بچہ نہ تھا۔ اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہے اور ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ وہ بالکل نکما ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر اس کا دل خبردار رہتا ہے۔ ہم جو ان کے گھر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ دھوپ میں چادر میں لپٹا کچھ گنگنا رہا ہے۔ اس نے اپنا سر کھول کر ہم سے کہا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ ہم نے کہا کیا تو نے ہماری باتیں سن لیں۔ وہ بولا ہاں میری آنکھیں ہی سوتی ہیں پر میرا دل جاگتا رہتا

ہے (ترمذی شریف) (ترجمان السنۃ حصہ چہارم صفحہ ۴۱۲ از حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی۔ ادارہ اسلامیات۔ انار کلی۔ لاہور)۔

۲۔ ابن عمرؓ سے نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی گلی میں ابن عمرؓ کی ابن صیاد سے مڈ بھیڑ ہو گئی تو انہوں نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے اسے غصہ آگیا اور وہ پھولنے لگا اور اتنا پھولا کہ پوری گلی اس سے بھر گئی۔ اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی ہمشیرہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کو یہ قصہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے ابن عمرؓ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ تم نے اسے فضول چھیڑا۔ تمہارا کیا مطلب تھا؟ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال جب نکلے گا تو کسی بات پر غضبناک ہونے ہی کی وجہ سے نکلے گا (مسلم)۔

۳۔ ابن صیاد میں بعض باتیں غیر معمولی تھیں۔ اس طرح پھول جانا کہ گلی بھر جائے یہ جنات کے خواص میں سے ہے۔

۴۔ چونکہ ابن صیاد میں دجال کا اور اس کے ماں باپ میں دجال کے ماں باپ کا بیشتر نقشہ موجود تھا اس لئے لوگوں کا اس کو دجال سمجھنا بالکل فطری اور معقول بات تھی۔ امام نوویؒ کا قول ہے کہ علماء کے نزدیک ابن صیاد کا قصہ ایک مشکل مسئلہ ہے اور مشتبہ ہے۔ اس سلسلہ میں وحی بھی نازل نہیں ہوئی۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

۵۔ حضرت نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں ذرا سا بھی شک نہیں کہ مسیح دجال وہی ابن صیاد ہے (ابو داؤد)۔ (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اکبر کے علاوہ تیس (۳۰) سے ستر (۷۰) دجالوں کی خبر دی ہے جو اس امت میں پیدا ہونگے اور دعویٰ نبوت کریں گے)۔

۶۔ حضرت ابن عمرؓ کی جو گفتگو ام المومنین حضرت حفصہؓ سے ہوئی اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دجال یہی ابن صیاد ہے تو بھی اس کے خروج کا وہ وقت نہ تھا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ یہی ابن صیاد کن کن حالات سے گذرے گا اور پھر اپنے وقت مقررہ پر ان فتنہ سامانیوں کے ساتھ جو احادیث میں مذکور ہیں ظاہر ہو گا۔

۷۔ حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب جنگ حرہ ہوئی تھی تو اس دن کے بعد

سے ہم کو ابن صیاد کا پتہ ہی نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا (ابو داؤد)۔

۸۔ کسی نے ابن صیاد سے پوچھا کہ اگر وہ دجال تو ہی ہو تو کیا یہ بات تجھے پسند ہو گی؟ اس پر وہ بولا کہ اگر مجھ کو دجال بنا دیا جائے تو مجھے کچھ برا بھی نہیں معلوم ہو گا (مسلم)۔

۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجیئے کہ میں ابن صیاد کو قتل کر دوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی شخص (یعنی دجال) ہے تو اس کو قتل کرنے والے تم نہیں ہو بلکہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہی قتل کریں گے۔ اور اگر یہ وہ شخص نہیں ہے تو تمہیں ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے (مشکوۃ)۔

۱۰۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس عظیم ترین فتنے کا ظہور قریب ہو گا تو جس طرح انبیاء علیہم السلام کے ظہور سے پہلے برکات (ارہاص) کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اسی طرح اس فتنے سے پہلے برکات کا خاتمہ شروع ہو جائیگا۔

۱۱۔ اگر احادیث نے دجال کی عجوبہ نمائیوں کا راز فاش نہ کر دیا ہوتا تو آج بہت سے ضعیف الایمان تردد میں پڑ جاتے۔ مگر جب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ سب کچھ شیطانی تصرفات اور شعبدے سے ہونگے تو اب کوئی اشکال نہ رہا۔ ظاہر ہے دجال جب خدائی کا دعویٰ کریگا تو اس کو خدائی کا سامان دکھانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کا ہونا بھی ضروری ہے اور مردے زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ضروری ہے۔ مگر حدیث کہتی ہے کہ یہ سب بازیگر کے تماشے سے زیادہ نہ ہو گا۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی (یعنی قحط میں اس کے پاس رزق کا تمام سامان ہو گا) مگر اس کی حقیقت شعبدہ بازی اور نظر بندی سے زیادہ نہ ہو گی جیسے ساحرین فرعون کی رسیوں کی تھی۔ دجل اور تدجیل کے معنی ہیں ملمع سازی۔ نظر بندی جیسے تانبے پر سونے کا پانی چڑھا دیا جائے تو وہ خالص سونا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس طرح دجال ایسی چیزیں دکھائیگا کہ ان کی حقیقت کچھ ہو گی اور وہ نظر آئینگی کچھ۔ ان کی صورت و حقیقت اور ظاہر و باطن میں زمین آسمان کا فرق ہو گا۔ دجال کی خصوصیات میں یہ ایک اہم ترین خصوصیت ہو گی۔ وہ دنیا دار، مادہ پرست اور شہوت پرست لوگوں کو ان شعبدہ بازیوں کے ذریعہ فتنہ میں ڈال دے گا کیونکہ حرام و حلال میں انہیں تمیز نہیں ہوتی اور عیش و عشرت کے لئے وہ شیطان کے ساتھ بھی لین دین کرنے کو

تیار ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ سود خور یہود بے بہبود کے پاس آج بے شمار دولت ہے۔ انہوں نے اپنے مالیاتی نظام کے تحت غریب ملکوں کو ورلڈ بینک اور IMF وغیرہ کے ذریعہ اپنے خونی پنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کا مسیح دجال قوت و دولت کی پرستش کا سب سے بڑا داعی اور (SYM-BOL) ہو گا۔

۱۳۔ احادیث میں صاف موجود ہے کہ دجال خود یہودی النسل ہو گا اور اس کے متبعین بھی سب یہودی ہونگے اور من حیث القوم وہی اس پر ایمان لائیں گے۔ یہودی مملکت کا قیام اور ان کا ایک مرکز پر جمع ہونا ان کے قومی استیصال کا پیش خیمہ ثابت ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجدد اسلام اور نائب نبی کی حیثیت سے راس الیہود دجال کا قلع قمع کرینگے جس سے یہودیت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائیگا۔ گویا یہود جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گوناگوں اذیتیں پہنچائی تھیں ان ہی کو حکمت الٰہی ان کی سزا کے لئے میدان میں لے آئے گی۔

۱۴۔ احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ دجال کا قاتل حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی بھی نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مقرر ہے پس وہ بھی اس ثبوت کے لئے اپنے نیزے میں اس کا خون دکھا کر لوگوں کو یہ یقین دلائیں گے کہ میں جو عالم تقدیر میں اس کا قاتل مقرر کیا جا چکا ہوں وہ کوئی معنوی قتل نہیں ہے جو صرف کتابوں میں لکھ دینے سے پورا ہو جاتا ہے بلکہ ایک حسیّ قتل ہے۔

۱۵۔ امور خیر کی تائید فرشتے کرتے ہیں اور شر کی شیاطین۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کی تائید میں سارا عالم ملکوت نظر آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں دجال کی تائید میں سارا عالم شیاطین ہو گا۔

۱۶۔ فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو سنا وہ اعلان کر رہا تھا چلو نماز ہونے والی ہے۔ میں نماز کے لئے نکلی اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ گئے۔ آپؐ کے چہرہ پر اس وقت مسکراہٹ تھی۔ آپؐ نے فرمایا ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول

(ﷺ) ہی کو معلوم ہے۔ آپؐ نے فرمایا بخدا میں نے تم کو نہ تو مال وغیرہ کی تقسیم کے لئے
جمع کیا ہے نہ کسی جہاد کی تیاری کے لئے۔ صرف اس بات کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو
پہلے نصرانی تھا۔ وہ آیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہے اور مجھ سے ایک قصہ بیان کرتا ہے جس سے
تم کو میرے اس بیان کی تصدیق ہو جائیگی جو میں نے کبھی دجال کی بابت تمہارے سامنے ذکر
کیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ایک بڑی کشتی پر سوار ہوا جس پر سمندر میں سفر کیا جاتا ہے۔ ان کے
ساتھ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس آدمی بھی تھے۔ سمندر کا طوفان ایک ماہ تک ان کو پریشان
کرتا رہا۔ آخر مغربی جانب ان کو ایک جزیرہ نظر آیا جس کو دیکھ کر وہ بہت مسرور ہوئے اور
چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اتر گئے۔ سامنے سے ان کو جانور کی شکل کی ایک چیز نظر
آئی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے کہ ان میں اس کے اعضائے مستورہ تک نظر نہ
آتے تھے۔ لوگوں نے کہا کم بخت تو کیا بلا ہے؟ وہ بولی میں دجال کی جاسوس ہوں۔ چلو اس
گرجے میں چلو وہاں ایک شخص ہے جس کو تمہارا بڑا انتظار ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب اس نے
ایک آدمی کا ذکر کیا تو اب ہم کو ڈر لگا کہ کہیں وہ کوئی جن نہ ہو۔ ہم گرجے میں پہنچے تو ہم نے
ایک بڑا قوی ہیکل شخص دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا۔ اس کے
ہاتھ گردن سے ملا کر اور اس کے پیر گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے
نہایت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے کہا تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ وہ بولا
تم کو تو میرا پتہ کچھ نہ کچھ لگ ہی گیا اب تم بتاؤ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم عرب کے
باشندے ہیں۔ ہم ایک بڑی کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا اور ایک ماہ
تک رہا۔ اس کے بعد ہم اس جزیرے میں آئے تو یہاں ہمیں ایک جانور نظر آیا جس کے
پورے جسم پر بال ہی بال تھے۔ اس نے کہا میں جسّاسہ (جاسوس۔ خبر رساں) ہوں چلو اس
شخص کی طرف چلو جو اس گرجے میں ہے۔ اس لئے ہم جلدی جلدی تیرے پاس آگئے۔ اس
نے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان (شام میں ایک بستی کا نام ہے) کی کھجوروں میں پھل آتا ہے یا
نہیں؟ ہم نے کہا ہاں آتا ہے۔ اس نے کہا وہ وقت قریب ہے جب اس میں پھل نہ آئیں
گے۔ پھر اس نے پوچھا اچھا "بحیرۂ طبریہ" کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا
بہت ہے۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں پانی نہیں رہے گا۔ پھر اس نے پوچھا
زغر (شام میں ایک بستی) کے چشمہ کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں اور اس بستی والے

اپنے کھیتوں کو اس کا پانی دیتے ہیں یا نہیں ؟ ہم نے کہا اس میں بھی بہت پانی ہے اور بستی والے اسی کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا اچھا "نبی الامین" (ﷺ) کا کچھ حال سناؤ۔ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا عرب کے لوگوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے ؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا اچھا پھر کیا نتیجہ نکلا ؟ ہم نے کہا وہ اپنے گردونواح پر تو غالب آچکے ہیں اور لوگ ان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں۔ اس نے کہا سن لو ان کے حق میں یہی بہتر تھا کہ ان کی اطاعت قبول کر لیں اور اب میں تمہیں اپنی بابت بتاتا ہوں۔ میں مسیح دجال ہوں اور وہ وقت قریب ہے جب مجھ کو یہاں سے باہر نکلنے کی اجازت مل جائیگی۔ میں باہر نکل کر تمام زمین پر گھوم جاؤنگا۔ اور چالیس دن کے اندر اندر کوئی بستی ایسی نہیں رہے گی جس میں داخل نہ ہوں بجز مکہ اور طیبہ کہ ان دونوں مقامات میں میرا داخلہ ممنوع ہے۔ جب میں ان دونوں میں سے کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرونگا تو اس وقت ایک فرشتہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے سامنے آکر مجھے داخل ہونے سے روک دیگا اور ان مقامات (مقدسہ) کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے ہونگے کہ وہ ان کی حفاظت کر رہے ہونگے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا کہ وہ طیبہ یہی مدینہ ہے۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔ دیکھو کیا یہی بات میں نے تم سے بیان نہیں کی تھی ؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے یہی بات بیان فرمائی تھی۔ اس کے بعد فرمایا دیکھو وہ بحر شام یا بحر یمن (راوی کو شک ہے) میں نہیں بلکہ مشرق میں ہے اور مشرق میں رہے گا اور اسی طرف آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا (مسلم) (تمیم داریؓ دجال سے ملاقات کے بعد ہی اسلام لائے تھے) (ترجمان السنۃ حصہ چہارم)۔

بعض لوگ ورلڈ بینک اور IMF (انٹرنیشنل مونٹری فنڈ یا عالمی مالیاتی فنڈ) کو دجال کہتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ مسیح دجال ایک علامت ہے جو ڈش اور ٹیلی ویژن اور کارٹونوں کی صورت مین ظاہر ہو چکی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ برمودا مثلث (BERMUDA TRI-ANGLE) دجال کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سب خام خیالی ہے۔

۱۷۔ عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اسے چاہئے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے۔ بخدا کہ ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مومن آدمی ہے لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس

کے ساتھ ہونگے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائیگا (ابوداؤد)۔

۱۸۔ اگرچہ ملعون دجال کو وسوسہ ڈالنے والی خارق عادات قوت عطا ہوئی ہے لیکن مشرکین اور بے دین لوگوں سے قطع نظر اس کی طرف صرف وہی مسلمان مائل ہونگے جن کا دل بھی کمزور ہوگا اور ایمان بھی۔ اس کا خروج اس وقت ہوگا جب دنیا میں قحط اور خشک سالی کا دور دورہ ہوگا (اپریل ۱۹۹۸ء کی اخباری خبر ہے کہ اس وقت بھی دنیا کے ۳۷ ممالک قحط زدہ ہیں)۔ وہ پہلے تو مصلح ہونے کا دعویٰ کریگا۔ پھر نبی ہونے کا اور پھر خدا بن بیٹھے گا۔

۱۹۔ اس فتنہ کی سختی کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد جن چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے ان میں یہ بھی شامل ہے۔ آپؐ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے تھے "اے میرے اللہ میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت و حیات کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

۲۰۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف کی پہلی تین آیات حفظ کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچ گیا۔ (مسلم۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)۔ مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں ہے سورہ کہف کی آخری تین آیات اور ایک روایت میں ہے ابتدائی تین آیات۔ جو دجال کو دیکھے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے منہ پر تھوک دے گویا کہ وہ نماز کا شیطان خنزب ہے اور اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات پڑھے۔ وہ اللہ کے حکم سے اس سے محفوظ رہیگا۔

۲۱۔ سورہ کہف ہی کو فتنہ دجال سے تحفظ کا سبب کیوں قرار دیا گیا ہے؟

سورہ کہف میں اصحاب کہف کا ذکر ہے۔ سلطنت روما کے شہر آفیس (EPHE-SUS) کے یہ سات نوجوان نہایت معزز اور دولت مند گھرانوں کے چشم و چراغ تھے جنہوں نے ڈیانا دیوی کے مندر کی بت پرستی و نفس پرستی جو اپنی آخری حدود تک پہنچ چکی تھی اور جس کی سرپرستی خود شہنشاہ روم کرتا تھا۔ اسے انہوں نے ٹھکرا کر خدا پرستی کی راہ اختیار کی تھی۔ جس طرح وہ کفر و ارتداد کے زبردست فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کے دل مضبوط رکھے اور اسلام پر ان کو ثابت قدم رکھا جیسا کہ سورہ کہف کی ابتداء میں ارشاد ہے (ترجمہ آیت نمبر ۱۴ :- اور ہم نے ان کے دل مضبوط کردیئے۔ جب وہ ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے (بڑی

جرأت ایمانی کے ساتھ) کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے ورنہ ہم بڑی بے جابات کے مرتکب ہونگے)۔

پس جس طرح صرف اللہ کی مدد سے وہ محفوظ رہے تھے اسی طرح جب دجال کا سب سے زبردست فتنہ کفر وارتداد نمودار ہوگا تو اس وقت بھی صرف امداد الٰہی ہی سے لوگوں کے ایمان محفوظ رہیں گے۔

بزرگوں نے فتنہ دجال سے حفاظت کے لئے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو بھی بطور علاج فرمایا ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ لیکن یہ قول نہایت اہم ہے۔

۲۲۔ جسے دجال کے خروج کی خبر ملے وہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں پناہ لے لے کیونکہ دجال ان دونوں مقدس شہروں میں داخل نہ ہو سکے گا۔

۲۳۔ جو اوپر دی گئی کوئی بات نہ کر سکے وہ دجال کے سامنے سے بھاگ جائے۔ اس کی طرف دیکھے تک نہیں۔ جب تک وہ ذکر الٰہی اور دعا کی پابندی کرے گا دجال اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۲۴۔ دجال کا ذکر قرآن مجید میں کیوں نہیں ہے ؟

بے شک دجال کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے پر احادیث پاک سے تو ثابت ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ہمارا امتحان ہو کہ ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ ﷺ کی سنت، عمل اور ارشادات سے کس حد تک محبت ہے اور ہم ان لوگوں میں سے تو نہیں جو شرعی نصوص کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور جو بات ان کی ناقص کسوٹی پر پوری نہ اترے اسے رد کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر چیزوں کے محض اشارات ہیں حتیٰ کہ نماز جیسی اہم ترین عبادت کا طریقہ تو ہم کو ہمارے نبی پاک ﷺ ہی نے سکھایا۔ یاد رہے جس چیز کو اللہ کا رسول (ﷺ) حرام قرار دیتا ہے وہ اس چیز کی مانند ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا (یہ صحیح حدیث ہے۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ) پس دجال کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد عالی کافی ہے۔

کہتا نہیں وہ کچھ اپنی طرف سے ہر بات اس کی وحی خدا ہے

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۲۵۔ دجال شام اور عراق کے درمیان ایک شگاف (راستے) سے نکلے گا۔ اس

کے ہمراہ اصفہان کے ۷۰ ہزار جبہ پوش (طیلسان اوڑھنے والی چادر اور سر کے لباس کو کہتے ہیں) یہودی ہونگے یہ پہنے ہوئے۔ دائیں بائیں فساد برپا کریگا۔ وہ کانا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر "ک اف ر" علیحدہ علیحدہ لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ ناخواندہ ہی ہو۔

۲۶۔ اسرائیل نے اپنے ہوائی جہاز کے ایک برانڈ کا نام (KAFR) (ک اف ر) رکھا ہے جسے دجال استعمال کریگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال ایک گدھے پر سواری کریگا۔ جس کے دونوں کانوں کے درمیان ۴۰ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا (مراد ہوئی جہاز سے ہے)۔ اس کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی (آپؐ نے استعارے کی شکل میں دجال کے جس گدھے کا ذکر فرمایا ہے اور ہوائی جہاز کی شکل میں جسے ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ آپؐ کی محض یہ ایک پیش گوئی تلاش حق کے متلاشی کے ایمان لانے کے لئے کافی ہے)۔

۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا ہو۔ پس دجال بھی کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا (الحاوی للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۸۹)۔

۲۸۔ خروج دجال اس وقت ہوگا جب لوگ اس کے ذکر سے غافل ہو جائیں گے اور ائمہ محراب و منبر سے اس کا ذکر چھوڑ دیں گے (عرصہ دراز سے محراب و منبر سے دجال کے سلسلہ میں مکمل سکوت ہے)۔

۲۹۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا "خلاصی کا دن"۔ جانتے ہو خلاصی کا دن کون سا ہے؟ آپؐ نے تین بار یہ بات فرمائی۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا خلاصی (نجات) کا دن کون سا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: دجال آکر احد (پہاڑ) پر چڑھ جائے گا اور مدینہ کی طرف نگاہ دوڑا کر اپنے ساتھیوں سے کہے گا یہ سفید محل دیکھ رہے ہو۔ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے (یہ حضور اقدس ﷺ کا معجزہ ہے جس سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں دجال میری مسجد کی طرف دیکھے گا اور اپنے ماننے والوں سے کہے گا کہ "اس سفید محل کو دیکھو" حالانکہ اس زمانہ یعنی ۱۴۱۰ سال پہلے آپ کی مسجد کھجور کی ٹہنیوں اور سنگ ریزوں سے بنی ہوئی تھی جب کہ اب مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاما) واقعی سفید محل بن چکی ہے۔ اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ آپؐ نے سچ فرمایا)۔

پھر مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا جہاں کے ہر راستہ پر ایک فرشتہ اسے ملے گا جو تلوار سونتے ہوئے ہوگا۔ پھر وہ سیلابی نالے کے کنارے بنجر زمین کی طرف آئیگا اور وہاں خیمہ زن ہوگا۔ مدینہ منورہ کو اس وقت تین جھٹکے لگیں گے جس کی وجہ سے منافق اور فاسق مرد اور عورتیں وہاں سے نکل کر دجال سے جا ملیں گی۔ وہی خلاصی کا دن ہوگا (یہ صحیح حدیث ہے جسے امام احمدؒ نے مسند میں روایت کیا)۔

۳۰۔ دجال کا فتنہ زمین پر چالیس دن رہے گا۔ اس اثنا میں وہ زمین کی ہر چیز کو روند کر اس پر غالب آجائیگا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ وہ ان دونوں مبارک شہروں میں جس راستہ پر آئیگا تلوار سونتے فرشتے پائیگا۔ اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہونگے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے۔ ایک روایت میں ہے کہ مدینہ طیبہ کے بڑے راستوں پر بہت سے فرشتے ہونگے۔

۳۱۔ ماہنامہ الشریعہ۔ گوجرانوالہ مارچ ۱۹۹۱ء میں "یہودیوں کا انجام کیا ہوگا؟" کے عنوان کے تحت حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب قاسمی قدس سرہٗ (مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ یوپی۔ بھارت) کا مضمون شائع ہوا تھا جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے :-

بقول امام رازیؒ جو شرف حضور اقدس ﷺ کو حاصل ہوا اس کا نام معراج ہے کیونکہ آپؐ عبداللہ ہیں۔ آپؐ آسمانوں پر تعظیم و تکریم کے لئے بلائے گئے تھے اور ساتوں آسمانوں کو طے کر کے وہاں تک پہنچے تھے جہاں جبریل امینؑ کے بھی پر جلتے تھے۔

؎ جلتے تھے پر جبرئیل کے جس مقام پر اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

اور جو شرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ عروج تھا کیونکہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ روح اللہ آسمان پر دشمنوں سے حفاظت کے لئے بلائے گئے تھے اور چوتھے آسمان تک گئے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت رسول اللہ ﷺ سے کئی قسم کی ظاہری و باطنی مخصوص مناسبتیں ہیں جو دوسرے انبیاء علیہم السلام میں نہیں پائی جاتیں۔ اخلاق و کمال میں مناسبت، مقامات میں تناسب، مدارج میں تشابہ، خاتمیت میں توافق، زمانہ کا قرب، دونوں کی امتوں میں تشابہ، دونوں امتوں کے نظام میں یک رنگی وغیرہ وہ امور ہیں کہ بالآخران کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے ابن تمثالی...... ثابت ہو جاتے ہیں۔

پھر ان سے زیادہ کون مستحق ہے کہ حضور ﷺ کے دور...... میں بہ حیثیت ولی عہد آپ کی طرف سے آپ کے مخصوص دشمن دجال اعظم کی گوشمالی کریں۔ ادھر دجال کے ساتھ انہیں تقابل و تضاد کی وہ نسبت حاصل ہے کہ ظاہر و باطن، اخلاق و خصائل اور آثار و احوال ہر ایک میں ایک دوسرے کی حقیقی ضد ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً دجال کا شرعی لقب اگر مسیح ضلالت تو ان کا مسیح ہدایت۔ اگر دجال پہلے سے پیدا کر کے خروج کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تا کہ اس کا آیۂ ضلال ہونا کھل جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلے سے پیدا کر کے نزول کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تا کہ وقت پر ان کا ظہور ہو اور ان کا آیت ہدایت ہونا خوب نمایاں ہو۔ پھر جیسے کہ دجال کی پیدائش بظاہر خرق عادت طریق پر کی گئی ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی بطور خرق عادت بلا باپ کے عمل میں لائی گئی۔ دجال کو شیاطین کی خصلتوں کا مظہر ہونے کے سبب انہی سے مناسبت ہے اور شیاطین کی تخت گاہ سمندر ہے اس لئے دجال کو سمندر کے ایک جزیرہ میں قید رکھا گیا ہے تا کہ شیاطین اور تخت گاہ شیاطین سے اُسے قرب رہے تو ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بوجہ غلبہ ملکیت ملائکہ سے ہی مناسبت ہو سکتی ہے حتیٰ کہ وہ رحم مادر میں بھی نفخہ جبریلؑ سے ہی پہنچائے گئے۔ اس لئے انہیں تخت گاہ ملائکہ یعنی آسمانوں میں محفوظ رکھا گیا تا کہ ملائکہ سے انہیں قرب رہے۔ گویا ایک مسیح کا مستقر فضاؤ خلا سے گذر کر آسمانوں کے پرے قرار پائے تو اس کی ضد مسیح دجال کا مستقر زمین سے گذر کر سطح سمندر قرار پائے۔ ایک فوق بر فوق ہے اور ایک تحت در تحت۔ ایک مسیح ثریا سے بھی اوپر ہے اور ایک ثریٰ سے بھی نیچے۔ ایک جنت کی بنیادوں پر ہے اور ایک جہنم کی اساس پر۔ اس لئے حضرت رسول اللہ ﷺ نے جہاں بڑی شدومد کے ساتھ اس خاتم الدجالین سے ڈرایا ہے وہیں اسی زور و شور سے خاتم المجددین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خوشخبری دے کر یہ تسلی بھی دی ہے کہ وہ ہی اس کے قاتل ہوں گے۔

وہ یہودی قوم جو اپنی ناہمواری اور تخریبی ذہنیت کی وجہ سے نہ تو تصویری امت بنی نہ تحقیقی بلکہ تخریبی رہی تو اس کے سوا اس قوم کا کیا انجام نکل سکتا ہے کہ وہ اسی مخرب عالم دجال کے ساتھ وابستہ ہو کر فنا کے گھاٹ اتر جائے اور اسے دنیا کے کسی گوشہ میں بھی پناہ نہ ملے۔ چنانچہ نص حدیث نبوی شجر و حجر تک کسی یہودی کو پناہ نہ دیں گے۔ وہ بھی ان کی

چغلی کھائیں گے جیسے کہ وہ بھی ان کی کفر کی بدبو اور انبیاء علیہم السلام کے قتل ناحق سے بیزار ہوں۔ دجال کے ساتھ یہ تمام قوم بھی ان انفاس عیسوی سے موت کے گھاٹ اتر جائیگی جس سے دوسری اقوام زندہ ہونگی۔ ظاہر ہے ایسی کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام ہو بھی کیا سکتا ہے جس نے آج سے دو ہزار سال پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا اور اسے سولی پر چڑھانے کی فکر کی۔ دنیا کے اس آخری دور میں وہی مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھ بیٹھے گی اور اس کے ساتھ مل کر مسیح ہدایت کا مقابلہ کرے گی جو صورتاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا لیکن حقیقتاً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ ہوگا۔

پوری دنیا کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا وقت قریب ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ زمانہ کی رفتار عملاً اس آنیوالی ہوا کا پتہ دے رہی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذکورہ تغیر کے اسباب بہت کچھ فراہم ہو چکے ہیں۔

۳۲۔ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ شجر و حجر آوازیں دیں گے جو سنائی دینگی کہ یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ آؤ اسے قتل کرو۔ صرف غرقد کا درخت آواز نہیں دے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)۔

۳۳۔ دجال بنیاد پرست (FUNDAMENTALIST) یہودی ہوگا اور غیر بنیاد پرست (LIBERAL) یعنی کشادہ دل یہود سے کہے گا میرے راستے سے ہٹ جاؤ اور مجھے ارض موعود پر اپنی حکومت قائم کرنے دو اور وہ (GREATER ISRAEL) نیل سے فرات تک کے حصول میں یہود کی بھرپور مدد کرے گا۔

۳۴۔ سنا ہے اسرئیل میں حال ہی میں یہودیوں نے ایک محل تعمیر کیا ہے جس پر لکھا ہے "قصر المسیح"۔ واللہ اعلم۔

۳۵۔ دجال کا ٹھکانہ کسی کو معلوم نہیں۔ نہ کوئی معلوم کر کے اسے آزاد کرا سکتا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں اور وہ کسی (SYNAGOGUE) (یہود کا عبادت خانہ) میں مقید ہے۔ وقت مقررہ پر اس کا خروج ہوگا جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

۳۶۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ بھی غور فرمائیں تو صاف نظر آنے لگے گا کہ خروج دجال اب محض چند سال کی بات ہے۔

۳۷۔ ظہور امام مہدیؒ۔ خروج دجال۔ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جنگیں

(ملحمہ الکبریٰ۔ فتح روم۔ آرمیگڈن وغیرہ) سب ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ علیحدہ علیحدہ نہیں۔ ایک کے وجود میں آتے ہی از خود دوسری چیزیں وجود میں آجائینگی۔

عالم اسلام کو اس روشنی میں فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ دشمن کے لئے تر نوالہ بنے یا اس کے مقابلے میں ڈٹ کر شہادت کی موت حاصل کرے یا غازی بن کر زندہ رہے۔

(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصال کے بعد بنی اسرائیل پے در پے زوال پذیر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے انہیں غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کر دیا۔ اس وقت انبیائے بنی اسرائیل نے انہیں خوشخبری سنائی کہ خدا کی طرف سے ایک مسیح آنے والا ہے جو ان کو اس ذلت سے نجات دلائے گا۔ اس پیش گوئی کی بنا پر یہودی ایک ایسے مسیح کی آمد کے منتظر تھے جو بادشاہ ہو۔ جنگ کر کے ملک فتح کرے۔ بنی اسرئیل کو دنیا کے مختلف گوشوں سے اکٹھا کر کے فلسطین میں جمع کرے اور انکی ایک زبردست سلطنت قائم کر دے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے تو ان کے ہمراہ نہ تو لشکر تھا نہ وہ بادشاہ تھے اور نہ وہ یہود کی تمنا پوری کر سکے تو یہود نے ان کی مسیحیت کو تسلیم کرنے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اپنی دانست میں ان کو مصلوب بھی کر دیا۔ اس وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود (PRO-MISED MESSIAH) کا انتظار کر رہے ہیں جس کے آنے کی خوشخبریاں انہیں دی گئی تھیں۔ ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے۔ تلمود اور ربیوں کے ادبیات میں اس کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کی خیالی لذت کے سہارے یہ صدیوں سے جی رہے ہیں اور امید کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود ایک زبردست جنگجو اور سیاسی لیڈر ہوگا جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ جسے یہودی اپنی میراث کہتے ہیں انہیں دلا دے گا۔ وہ عرصہ دراز سے "گریٹر اسرائیل" کا نقشہ شائع کر رہے ہیں۔ یہودی خواہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس بات پر متفق ہے کہ ان کا مسیح آنیوالا ہے۔ یہی تورات کا نقطہ نظر ہے۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام اور ۱۹۶۷ء میں بیت المقدس کو فتح کرنے سے پہلے یہودی ہر سال اجتماعی دعا کرتے تھے: "یا خدایا اگلا سال یروشلم میں"۔ یروشلم حاصل کرنے کے بعد اب وہ یہ دعا کر رہے ہیں: "ہمارا مسیح آئے"۔ ویسے یہ ایک حقیقت ہے کہ دجال اکبر کے خروج کے لئے اسٹیج بالکل تیار ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبروں کے مطابق یہودیوں کا مسیح موعود ہوگا۔